سیدنا عمر فاروقؓ معمولی معیار رکھنے والے حاکم نہیں تھے؛ وہ گورنر مقرر کرتے وقت عدل، دیانت، دینی بصیرت، انتظامی صلاحیت اور رعایا کے حقوق کو سامنے رکھتے تھے۔ صحیح مسلم میں ان کا اصول واضح ہے کہ گورنر اس لیے مقرر کیے جاتے ہیں کہ وہ انصاف کریں، لوگوں کو دین و سنت سکھائیں اور ان کے حقوق ادا کریں۔ (صحیح مسلم: حدیث 1258)
پھر اسی بااصول اور انتہائی محتاط خلیفہ نے سیدنا معاویہؓ کو بھی گورنر مقرر فرمایا۔ اتنے محتاط اور عادل خلیفہ کا سیدنا معاویہؓ کو گورنری دینا پھر اپنی شہادت تک اسے اس عہدے پر برقرار رکھنا سیدنا معاویہؓ کی بڑی فضیلت اور مضبوط تاریخی شہادت ہے۔

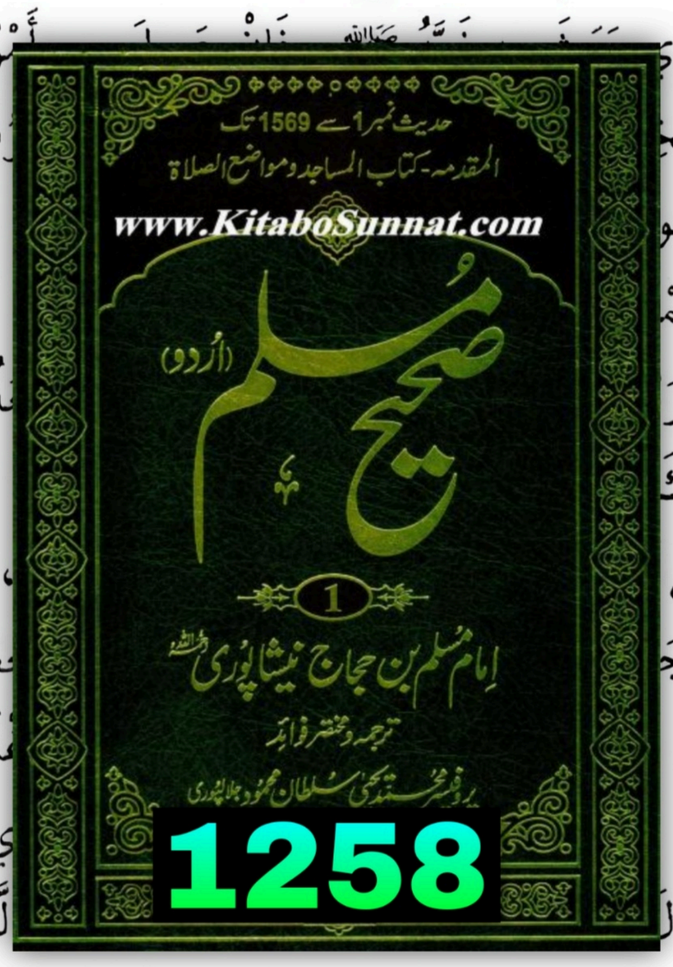

الَّذِي ... أَمْرٌ،
فَالْ... فِّيَ
رَسُو... قَدْ
عَلِمْ... أَنَا
ضَرَ... لُوا
ذٰلِكَ ... ثُمَّ
إِنِّي ... مَا
رَاجَ... عْتُهُ
فِي ... لَظَ
لِي ... ي،
فَقَالَ ... لَتِي
فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ؟» وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ، يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلٰى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ، فَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ، وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ، وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَمْرِهِمْ. ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ! تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ، هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ، أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

اس شریعت کو جس کے ساتھ اس نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اگر مجھے جلد موت آ جائے تو خلافت ان چھ حضرات کے باہمی مشورے سے طے ہو گی جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت خوش تھے۔ اور میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ جن کو میں نے اسلام کی خاطر اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے، وہ اس امرِ (خلافت) پر اعتراض کریں گے، اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ اللہ کے دشمن، کافر اور گمراہ ہوں گے، پھر میں اپنے بعد جو (حل طلب) چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے میرے نزدیک کلالہ کی وراثت کے مسئلے سے بڑھ کر کوئی مسئلہ زیادہ اہم نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی مسئلے کے بارے میں اتنی دفعہ رجوع نہیں کیا جتنی دفعہ کلالہ کے بارے میں کیا اور آپ نے (بھی) میرے ساتھ کسی مسئلے میں اس قدر سختی نہیں برتی جتنی میرے ساتھ آپ نے اس مسئلے میں سختی کی حتی کہ آپ نے انگلی میرے سینے میں چبھو کر فرمایا: ''اے عمر! کیا گرمی کے موسم میں اترنے والی آیت تمھارے لیے کافی نہیں جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے؟'' میں اگر زندہ رہا تو میں اس مسئلے (کلالہ) کے بارے میں ایسا فیصلہ کروں گا کہ (ہر انسان) جو قرآن پڑھتا ہے یا نہیں پڑھتا ہے اس کے مطابق فیصلہ کر سکے گا، پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں شہروں کے گورنروں کے بارے میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے لوگوں پر انھیں صرف اس لیے مقرر کر کے بھیجا کہ وہ ان سے انصاف کریں اور لوگوں کو ان کے دین اور ان کے نبی ﷺ کی سنت کی تعلیم دیں اور ان کے اموالِ فے ان میں تقسیم کریں اور اگر لوگوں کے معاملات میں انھیں کوئی مشکل پیش آئے تو اسے میرے سامنے پیش کریں۔ پھر اے لوگو! تم دو پودے کھاتے ہو، میں انھیں (بو کے اعتبار سے) بُرے پودے ہی سمجھتا ہوں، یہ پیاز اور لہسن ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب مسجد میں آپ کو کسی آدمی سے ان کی بو آتی تو آپ اسے بقیع کی طرف نکال دینے کا حکم صادر فرماتے، لہٰذا جو شخص انھیں کھانا چاہتا ہے وہ انھیں پکا کر ان کی بو مار دے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”معاویہ رضي اللہ عنہ کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ان کو حضرت عمر رضي اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضي اللہ عنہ نے ایک علاقے کا امیر مقرر کیا اور وہ اُس وقت اتنا تجربہ نہیں رکھتے تھے، لیکن انہوں نے اس علاقے کو سنبھالا اور اس کا مکمل اعتبار سے خیال کیا اور اپنی سخاوت اور بردباری کے ساتھ لوگوں کو راضی رکھا۔“

[سیر أعلام النبلاء - ط الرسالة، ۳/۱۳۲]

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الثالث

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

محمد نعيم العرقسوسي و مأمون صاغرجي

مؤسسة الرسالة

الأصم : حدثنا أبي ، سمعتُ

ﷺ في فضل معاوية شيء(١) .

ابن فُضَيل : حدّثنا يزيدُ بن

الأحوص ، عن أبي بَرْزَة ؛ كنا مع ال

انظروا ما هذا ؟ فصعدتُ فنظرتُ ،

فجئتُ فأخبرتُه ، فقال : « اللهم أركسه

دَعّاً(٢) » .

هذا مما أنكر على يزيد .

ابن لهِيعة : عن يونس ، عن

على الشام أميرين، أبا عبيدة بنَ الج

يزيد . فنعاه عُمر إلى أبي سفيان ، فقا

فقال : وصلَتْكَ يا أميرَ المؤمنين رح

وقال خليفة : ثم جَمَع عمرُ ال

قلت : حسبُكَ بمن يُؤمِّره عُمر ، ثم عثمان علىٰ إقليم - وهو ثغر - فيضبطُه ، ويقومُ به أَتَمَّ قيام ، ويُرضي الناسَ بسخائه وحلمه ، وإنْ كان

---

(١) ابن راهويه : هو إسحاق ، وقد أورد الخبر الشوكاني في « الفوائد المجموعة » : ٤٠٧ .

(٢) يزيد بن أبي زياد الهاشمي ضعيف كبر فتغير وصار يتلقن ، وشيخه فيه وهو سليمان بن عمرو بن الأحوص مجهول الحال ، وهو في « المسند » ٤ / ٤٢١ ، ونسبه الشوكاني في « الفوائد المجموعة » : ٤٠٨ لأبي يعلىٰ ، وقد ذكره ابنُ الجوزي في « موضوعاته » وقال : لا يصح ، يزيدُ بن أبي زياد كان يتلقن . وله شاهد بنحوه يزيدُه وهناً ، رواه الطبراني في «الكبير» عن ابن عباس . وفيه عيسى بن سوادة النخعي وهو كذاب . وركست الشيء وأركسته : إذا رددته ورجعته ، والدَّعُّ : الطرد والدفع .

(٣) انظر « تاريخ دمشق » ١ / ٢١٨ لأبي زرعة .

(٤) « تاريخ خليفة » : ١٥٥ ، ١٧٨ .

شیخ الاِسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”عمر رضي الله عنه لوگوں کے حالات کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اور سیاسی امور میں سب سے زیادہ ذہین تھے اور خواہشات نفسانی سے سب سے زیادہ دور تھے اپنے دورِ خلافت میں کسی بھی اپنے قریبی رشتہ دار کو والی مقرر نہیں کیا، یقیناً وہ تو والی (امیر یا گورنر) صرف اسی کو مقرر کرتے تھے، جس کو وہ لائق سمجھتے تھے، امیر معاویہ رضي الله عنه کو بھی اسی وجہ سے انہوں نے امیر مقرر کیا کہ وہ انہیں لائق سمجھتے تھے۔“

[منهاج السنة النبوية، ۸/۱۴۲]

وأما حمله إلى عند يزيد(١) فباطل، وإسناده منقطع(٢).

وعمه يزيد الرجل الصالح هو من الصحابة، تُوفى فى خلافة عمر، فلما مات ولّى معاوية مكان أخيه. وعمر من أعلم الناس بأحوال الرجال، وأحذقهم فى السياسة، وأبعد الناس عن الهوى، لم يُولِّ فى خلافته أحداً من أقاربه، وإنما كان يختار للولاية من يراه أصلح لها، فلم يولِّ معاوية إلا وهو عنده ممن يصلح للإمارة.

ثم لما تُوفّى(٣) زاد عثمان فى

وكانت الشام فى خلافة عمر أربع

والأردن. ثم بعد ذلك فُصلت قِنّ

هذا عُمِّرت حلب وخربت قِنّ

المسلمين وأهل الكتاب.

وأقام معاوية نائبا عن عمر و

سنة، ورعيته شاكرون لسيرته وإح

قتال علىّ.

ومعلوم أنه خير من أبيه أبى

٤/ ١٨٠ ولاية أبيه، فلا يقال: إنه / لم

---

(١) م: إلى يزيد.

(٢) قال ابن كثير فى «البداية والنهاية» ٨/١٩٢: «وقد اختلف العلماء بعدها فى رأس الحسين هل سيّره ابن زياد إلى يزيد أم لا، على قولين، والأظهر منهما أنه سيّره إليه، وقد ورد فى ذلك آثار كثيرة، فالله أعلم». وانظر «البداية والنهاية» ٨/١٩١-١٩٨.

(٣) ن، م: ثم لما تولى عثمان. وفى (م) شطب على كلمة «عثمان».

خلافتِ سیدنا معاویہ رضی اللہ علیہ کے بارے میں امام محدث محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شهاب الزهري رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۴ھ) فرماتے ہیں:

”حضرت معاویہ رضي اللہ عنہ کئی سالوں تک (حکومت کے معاملے میں) عمر بن خطاب رضي اللہ عنہ کی سیرت کے مطابق عمل کر رہے تھے، اس مسئلے میں ذرہ برابر کوتاہی نہیں کی۔‘

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ۲/۴۴۴، رقم: ۶۸۳، قال المحقق: الدكتور عطية الزهراني: إسناده صحيح]

فيه ، فجعل يقلب ذراعيه كأنهما عسيبا (١) نخل ويقول : هل الدنيا إلا ما ذقنا أو جربنا ، والله لوددت أني لا أغبر (٢) فيكم فوق ثلاث قالوا : إلى مغفرة الله ، ورحمته ؟ قال: إلى ما شاء/الله من قضاء قضاه لي ، قد علم أني لم آلو (٣) وما كره . والله عز وجل غير (٤) . [٦٩/أ]

٦٨٣ ـ أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاكر (٥) قال : ثنا أبو أسامة (٦) قال : ثنا حماد بن زيد عن معمر (٧) ، عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة عمر بن الخطاب سنين لا يخرم (٨) منها شيئاً (٩) .

٦٨٤ ـ أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا م
حديث وكيع ، عن هشام (١١)، عن

(١) العسيب : جريد النخل المستقيمة إذا نحي ع
(٢) غبر الشيء بقي وغبر أيضاً مضى والمقصود ا
(٣) في الأصل : الوا والمعنى لم أقصر .
(٤) إسناده صحيح ، مع أنني لم أجد علي بن
محمد بن بشر من شيوخ علي بن حرب ولكز
بشر توفي سنة ثلاث ومائتين وعلي بن حرب تو
كما في تهذيب التهذيب ٧/٢٩٦ ، ٩/٧٤ .
(٥) أبو البختري ذكره المزي فيمن روى عن حم
حاتم العنبري أبو البختري بغدادي . . . سمع
والتعديل ٥/١٦٢ .
(٦) حماد بن أسامة مشهور بكنيته .
(٧) معمر بن راشد .
(٨) أي لا ينقص منها شيئاً .
(٩) إسناده صحيح . قال ابن تيمية : واتفق العلماء على أن معاوية أفضل ملوك هذه الأمة فإن الأربعة قبله كانوا خلفاء نبوة وهو أول الملوك ، كان ملكه ملكاً ورحمة . . ، الفتاوى ٤/٤٧٩ .
(١٠) ابن يحيى الشامي .
(١١) ابن عروة بن الزبير بن العوام الأسدي ، ثقة فقيه ربما دلس .
(١٢) عروة بن الزبير بن العوام ، ثقة فقيه مشهور .

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر : 161/59، وسندہ حسن)

أَنْبَأنَا أَبُو عَبْد اللّه الحُسَيْن بن مُحَمَّد، وأَبُو العزّ ثابت بن منصور الكيلي، قالا: أنا أَبُو القَاسِم عَبْد اللّه بن عَبْد الصَّمد بن عَلي بن المأمون.

ح **وأَنْبَأنَا** أَبُو طاهر الأصبهاني، أَنَا نصر بن أَحْمَد بن البطر، قَالا: أنا أَبُو الحَسَن مُحَمَّد بن أَحْمَد بن رزقوية(٥)، أَنَا عَلي بن مُحَمَّد بن أَحْمَد المصري، نَا بكر بن سهل، نَا عَبْد اللّه بن يوسف، نَا ليث(٦)، نَا بكير، عَن بُسْر(٧) بن سعيد.

أن سعد بن أَبي وقّاص قال: ما رأيت أحداً بعد عُثْمَان أقضى بحقّ من صاحب هذا الباب - يعني مُعَاوِيَة -..

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْر اللفتواني، أَنَا أَبُو عَمْرو بن مندة، أَنَا أَبُو مُحَمَّد بن يَوَة، أَنَا اللنباني(١)، نَا ابن أَبي الدنيا، نَا أَبُو بَكْر التميمي، والحَسَن بن يَحْيَىٰ، قَالا: نا عَبْد الرزَّاق(٢)، أَنَا معمر، عَن الزهري، عَن حميد بن عَبْد الرَّحْمٰن، نَا المسور بن مخرمة.

أنه وفد على مُعَاوِيَة، فلما دخلتُ عليه - حسبت أنه قال: سلّمت عليه - فقال: ما فعل طعنك على الأئمة يا مِسْوَر، قال: قلت: أرفضنا من هذا، وأحسن فيما قدمنا له، قال: لتكلّمني بذات نفسك، قال: فلم أدع شيئاً أعيبه عليه إلاّ أخبرته به، فقال: لا تبرأ من الذنوب، فهل لك من ذنوب تخاف أن تهلكك إنح لم يغفرها الله لك؟ قال: قلت: نعم، يعني قال: فما يجعلك أحق بأن ترجو المغفرة مني، فوا
وإقامة الحدود، والجهاد في سبيل الله، والأمور العظام
مما نلي، وإنّي لعلى دينٍ يقبل الله فيه الحَسَنات ويعفو ع
لأخيّر بين الله وغيره إلاّ اخترت الله على ما سواه، قال
فعرفتُ أنه قد خصمني، قال: فكان إذا ذكره بعد ذلك د

أَخْبَرَنَا أَبُو الحَسَن المالكي، نَا - وأَبُو منصور الم
القاضي أَبُو [بكر](٦) أَحْمَد بن الحَسَن الحرشي(٧)، نَا أَ
نَا مُحَمَّد بن خالد بن خلي الحمصي، نَا بشر بن شعي
الزهري، أَخْبَرَني عروة بن الزبير أن المسور بن مخرمة أ

أنه قدم وافداً على مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان، فقضى

تاريخ
مدينة دمشق
وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز
بنواحيها من وارديها وأهلها
تصنيف
الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ
دراسة وتحقيق
محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي
الجزء التاسع والخمسون
معالي - مغيث
دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع